حضرت مولانا مفتی محمود اشرف عثمانیؒ کی رحلت

محمد اعجاز مصطفیٰ

جامعہ دارالعلوم کراچی کے استاذِ حدیث ومفتی، صدر دارالعلوم کراچی مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب وصدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کے بھتیجے، جامعہ اشرفیہ لاہور کے فاضل، کئی کتابوں کے مصنف حضرت مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی اس دنیائے رنگ وبو میں ۷۳ر بہاریں گزار کر ۲۵ر رجب المرجب ۱۴۴۳ھ مطابق ۲۷ر فروری ۲۰۲۲ء راہیِ عالمِ آخرت ہوگئے، إنا للہ وإنا إلیہ راجعون، إن للہ ما أخذ ولہٗ ما أعطی وکل شيء عندہٗ بأجلٍ مسمی.

انسان عالمِ ارواح سے محوِسفر ہے اور جنت میں داخلہ تک یہ سفر جاری رہے گا۔ دنیا میں آنا اور یہاں سے کوچ کرنا اس سفر کا لازمی جز ہے، جسے ہر ایک نے عبور کرنا ہے۔ یہ دنیا دراصل آخرت کے لیے توشہ لینے کی جگہ ہے۔ جس نے اس دنیا میں سے عالمِ ارواح میں رب سے کیے گئے ’’عہدِ الست‘‘ کے مطابق زندگی گزاردی، وہ تو اس دنیا سے عالمِ آخرت کے لیے کامیابی کی سند اور تمغہ لے کر جاتا ہے اور جو اس دنیا میں اس عہد کو بھلا کر اپنی من مانیوں اور خواہشات میں پھنسا رہا، اس کا معاملہ مشکوک سا ہوجاتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی مشیت پر ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ چاہے تو اسے بلاحساب وکتاب اسے معاف فرمادے اور چاہے تو سزا دے۔ کامیاب ہیں وہ لوگ جن کی پوری زندگی دین اسلام کے سیکھنے وسکھانے میں گزر گئی۔ کتنے مبارک باد کے مستحق ہیں وہ لوگ جنہوں نے قرآن کریم اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھنے اور پڑھانے میں گزار دی۔ انہی میں سے ایک ہمارے ممدوح حضرت مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی نوراللہ مرقدہٗ ہیں۔

حضرت مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع قدس سرہٗ کے بڑے

صاحبزادے جناب زکی کیفی رحمہ اللہ کے ہاں ۷ر شعبان ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۲ر مئی ۱۹۵۱ء بروز پیر پیدا ہوئے۔ ابتدا سے دورہ حدیث تک تمام تعلیم جامعہ اشرفیہ لاہور سے حاصل کی۔ تخصصِ فقہ دارالعلوم کراچی سے حاصل کیا۔ اس کے بعد آپ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ تشریف لے گئے، وہاں تعلیم جاری تھی کہ والد صاحب کی وفات کا سانحہ ہوگیا۔ چونکہ آپ اپنے والدین کی اولاد میں سے بڑے تھے، اس لیے آپ والدہ اور چھوٹے بھائیوں کی خدمت اور سرپرستی کے لیے واپس لاہور آ گئے۔ ادارہ اسلامیات جسے آپ کے والد صاحب نے قائم کیا تھا، اس کی دیکھ بھال آپ کرتے تھے، جب آپ کے بھائی اس کو سنبھالنے کے قابل ہو گئے تو آپ ۱۹۹۰ء میں مستقل دارالعلوم کراچی تشریف لے آئے اور یہاں تدریس کے ساتھ ساتھ دارالافتاء میں بھی اپنی خدمات پیش کرتے تھے۔

اصلاح وتربیت اور بیعت کا تعلق کئی بزرگوں سے رہا، سب سے پہلے ۱۹۷۳ء میں اپنے دادا مفتی محمد شفیع عثمانیؒ سے بیعت ہوئے، ان کے بعد ۱۹۸۱ء میں حاجی محمد شریف ملتانیؒ خلیفہ حضرت تھانویؒ سے بیعت ہوئے، تیسری بیعت ڈاکٹر عبدالحی عارفیؒ سے ۱۹۸۵ء میں کی، چوتھی بیعت مولانا مسیح اللہ خانؒ سے ۱۹۸۶ء میں کی، پانچویں بیعت ڈاکٹر حفیظ اللہ مہاجر مدنیؒ سے ۱۹۹۵ء میں کی اور چھٹی بیعت نواب عشرت خان قیصرؒ سے ۲۰۰۲ء میں کی اور نواب صاحبؒ کے انتقال کے بعد مولانا عبیداللہؒ بن مفتی محمد حسنؒ (لاہور) سے اصلاحی تعلق قائم کیا۔ ان میں سے حاجی محمد شریف ملتانیؒ، ڈاکٹر حفیظ اللہ مہاجر مدنیؒ سے اجازتِ بیعت اور نواب عشرت خان قیصرؒ سے اجازتِ بیعت وخلافت بھی حاصل تھی۔

ابتداءً آپ کو بلڈ پریشر کا عارضہ لاحق تھا، بعد میں دل کا عارضہ بھی لاحق ہوگیا، جس سے اور بھی کئی بیماریوں نے گھیر لیا۔ آپ ان حالات میں بھی اپنی تدریسی اور دارالافتاء کی ذمہ داریوں کو بحسن وخوبی انجام دیتے رہے۔ کچھ عرصہ ہسپتال میں بھی رہے، وفات سے ایک دن قبل آپ کو گھر لایا گیا اور گھر میں ہی آپ راہیِ آخرت ہو گئے۔ اسی رات تقریباً ساڑھے گیارہ بجے کے قریب شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم نے آپ کے کچھ فضائل اور اوصاف بیان کیے، ان کی علمی اور عملی زندگی کے چند پہلوؤں پر آپ نے روشنی ڈالی اور صدمات کے برداشت کرنے پر اللہ تعالیٰ نے جو انعامات رکھے ہیں ان کا تذکرہ کیا اور پھر نمازِ جنازہ کی امامت کی۔ کراچی اور بیرونِ کراچی سے خلقِ خدا دارالعلوم کراچی میں سمٹ آئی۔ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے کئی اساتذہ اور راقم الحروف بھی آپ کی نمازِ جنازہ میں شریک ہوئے، نمازِ جنازہ کے بعد دارالعلوم کراچی کے قدیم قبرستان میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو جنت الفردوس کا مکین بنائے، آپ کے پسماندگان، اعزہ، اقرباء اور متوسلین و متعلقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے، آمین۔